ہدایت انجام دینا اور اس سخت کام میں جس میں انبیاء سابقین بھی بعض اوقات امت کو مطیع نہ بنا سکے حضرت ختمی مآبؐ کی حدیث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کو ثابت کرتے ہوئے کار ہدایت میں کامیابی حاصل کرنا، اور ایک ایسے خاندان کی بنیاد ڈالنا جو آخر اپنے حقیقی معنوں سے 'خاندان اجتہاد' کہا گیا اور جس کے برکات سے آج تک دنیا فیضیاب ہو رہی ہے اور انشاء اللہ قیام قائم آل محمد روحی لہ الفداء تک فیضیاب ہوتی رہے گی۔ یہ تمام وہ چیزیں ہیں جو قدرت خدا کی بہترین دلیل اور جناب غفرآن مآب کو مجسم آیت الٰہی بنا دینے کی مقتضی ہیں۔

فبای الآء ربکما تکذبان۔

قول مؤلف: ''جناب غفرآن مآب کے فیوض سے ظلمتکدہ ہند روشن ہوا'' اس میں شک کرنا یقیناً کسی ایسے ہی شخص سے ممکن ہے جو حالات سے نابلد اور واقعات سے بے خبر ہو۔ کاش مؤلف آگے چل کر اپنے اس قول سے روگردانی نہ کرتے تو بہتر تھا۔

قول مؤلف: ''جناب مفتی صاحب کے دل میں غالباً اس کا خیال بھی نہ آیا'' خیال آتا تو کیونکر، کیونکہ جناب مفتی صاحب کا نفس پاک اور احسان فراموشی سے نابلد تھا۔ اگر معاذ اللہ ان میں کچھ بھی ایسے فاسد مادے موجود ہوتے تو ان کے دماغ میں بھی ایسے ہی خیالات پھرا کرتے جیسے مولّف تجلیات نے اختراع کئے۔

دوسری عبارت میں مؤلف فرماتے ہیں:

''جناب غفرآن مآبؒ نے اپنے فرزند اصغر کے ذریعہ سے جناب مفتی صاحب تک ان کے اجداد کے فیوض پہنچا دیے۔''

گویا اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جناب غفرانمآب کے سفر عراق کرنے کی غرض اصلی یہی تھی کہ جناب مفتی صاحب تک خاندانی میراث پہنچادی جائے۔ سبحان اللہ! اچھا فلسفہ ہے!

''ایں کار از تو آید و مرداں چنین کنند''

(جاری)

قطعات در مدح حضرت عباس علیہ السلام

ادیب اکبر انیس العصر سید ابن الحسین مہدی نظمیؔ

عباسؑ افتخارِ شہِ کرب و بلا ہے
عباسؑ شمعِ بزمِ امامِ دو سرا ہے
عباسؑ رہِ حق میں ہے کلثوم کا فدیہ
عباسؑ سرِ زینبِؑ مضطر کی ردا ہے

۞

عباسِؑ جری قبلۂ اربابِ صفا ہے
عباسؑ جری زمزمِ تسلیم ورضا ہے
عباسؑ جری تاجِ سر حیدر صفدر
عباسِ جری طرۂ دستارِ وفا ہے

۞

عباسؑ سرِ علقمہ سرشارِ وفا ہے
ساحل بھی بہادر کی ادا دیکھ رہا ہے
تَر ہو نہ سکا گوشۂ دامانِ نظر تک
دریا سے نظر موڑ کے مشکیزہ بھرا ہے

۞

آبِ لبِ شمشیر، یم آبِ بقا ہے
لہروں میں پھریرے کی رواں جوئے وفا ہے
جھک جھک کے سرِ آب وفادار کا پرچم
پانی میں مشیت کی نظر دیکھ رہا ہے

۞

عباسؑ جری چشمۂ احسان و عطا ہے
تشنہ ہے مگر ساقئ اربابِ وفا ہے
نظمیؔ ہے وہی خاصۂ خاصانِ زمانہ
جو شفقتِ شبیرؑ کے سایہ میں پلا ہے

۞